ہمارے جج اور قاضی شریح

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے گھوڑے کا بھاؤ کیا اور طے شدہ دام دینے سے قبل اس پر سوار ہوئے تاکہ اس کو آزما کر دیکھیں کہ گھوڑے کی چال اور حیثیت کیا ہے؟ تھوڑی ہی دیر میں گھوڑا تھک کر درماندہ ہو گیا اور کچھ چوٹ کھا کر داغدار ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کے مالک سے کہا کہ تم اسے لے جاؤ ایسے گھوڑے کی ہمیں ضرورت نہیں تھی جو اتنی جلدی تھک ہار جائے۔ اس نے کہا کہ نہیں میں تو آپ سے دام لوں گا۔ گھوڑے کا معاملہ آپ سے طے ہو چکا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا تو پھر کسی کو ثالث بناؤ وہ جو فیصلہ کر دے ہم دونوں مان لیں۔ اس نے کہا تو پھر شریح کو قاضی مان لیجئے۔ حضرت عمر نے تسلیم کر لیا۔ جب معاملہ حضرت شریح کے سامنے پیش ہوا۔ تو حضرت شریح نے کہا: ”یا امیر المومنین خذ بما اتبعت او رد کما اخذت “یا تو ان داموں میں آپ لے لیجئے جتنے داموں میں آپ نے خریدا تھا۔ جس طرح تازہ دم اور بے عیب لیا تھا اسی طرح واپس کر دیجئے۔ حضرت عمرؓ اس فیصلے بے حد پسند فرمایا اور اسے منصفانہ فیصلہ قرار دیا۔ اس وقت آپ کو خیال ہوا کہ ایسے منصف اور سمجھدار شخص کو جو کسی کی رورعایت نہ کرے قاضی بنانا چاہیے۔ چنانچہ ان سے اسی وقت کہا کہ آپ کو میں نے کوفہ کا قاضی مقرر کر دیا ہے۔ کوفہ جا کر اپنے فرائض منصبی کو انجام دیجئے۔ (کتاب الجرح والتعدیل)

حضرت شریح ایسے بادیانت اور منصف حاکم تھے کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ اور یزید بن معاویہؓ کے زمانہ تک برابر آپ ہی قاضی ہوتے چلے گئے۔ بلکہ عبدالمالک کے زمانے میں بھی قاضی رہے۔ لیکن جب عبدالمالک نے حجاج کو حاکم بنا دیا۔ تو اس وقت آپ مستعفی ہو گئے۔

(اصابہ و تہذیب الاسماء)